بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افراد کی غلامی سے قوموں کی غلامی تک

جنیوا سے جاری کی جانے والی اقوام متحدہ کی ایک حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ’’انسانوں کی تجارت جدید دور میں غلامی کی ایک شکل ہے اور یہ لعنت دنیا کے ہر علاقے میں موجود ہے۔ محنت ومشقت اور جنسی استحصال کے لیے مردوں، عورتوں اور بچوں کی اسمگلنگ اور ان کی خرید وفروخت مجرموں کے منظم گروہوں کے لیے پیسہ بنانے کا سب سے بڑا ذریعہ بن گیا ہے۔ انسانی تجارت کا شکار ہونے والی لڑکیوں کو مکروہ دھندے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ انسانوں کی تجارت جتنی زیادہ عام ہے، اتنی ہی اس کے بارے میں معلومات کم ہیں۔ یہ گھناؤنا کاروبار اس قدر چوری چھپے کیا جاتا ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ کتنے لوگ اس کا شکار ہوتے ہیں، لیکن انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن نے اندازہ لگایا ہے کہ سات لاکھ سے چالیس لاکھ تک انسان ہر سال بین الاقوامی سرحدوں کے آر پار پہنچائے جاتے ہیں۔‘‘

انسانوں کی تجارت قدیم دور سے جاری ہے اور ہر زمانے میں اس کی کوئی نہ کوئی شکل موجود رہی ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت بھی یہ سلسلہ وسیع پیمانے پر جاری تھا۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے حضرت زید بن حارثہ اسی انسان فروشی کے باعث غلام بنے تھے اور فروخت ہوتے ہوتے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت غلامی تک پہنچے تھے، مگر آپ نے انھیں آزاد کر کے منہ بولا بیٹا بنا لیا۔ حضرت سلمان فارسی بھی اسی بردہ فروشی کا شکار ہوئے اور فروخت ہوتے ہوتے مدینہ منورہ کے ایک یہودی خاندان کی غلامی میں آ گئے۔ آزاد افراد اور انسانوں کو زبردستی پکڑ کر غلام بنا لینے کا یہ رواج اس دور میں عام تھا اور طاقت ور لوگ جہاں موقع ملتا، طاقت کا یہ استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رسم بد کے خاتمے کا اعلان فرمایا اور حکم صادر کیا کہ آج کے بعد کسی آزاد انسان کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ آزاد انسان کی خرید وفروخت اور آزاد انسان کو بیچ کر حاصل کی جانے والی کمائی حرام ہے جس پر مسلم دنیا میں آزاد انسانوں کی یہ خرید وفروخت جسے بردہ فروشی کے نام سے پکارا جاتا ہے، ممنوع قرار پائی اور اس کا عملاً خاتمہ ہو گیا، البتہ جنگی قیدیوں کی غلام اور باندی کے طور پر خرید وفروخت کا سلسلہ جاری رہا جس کی صورت یہ تھی کہ جنگی قیدیوں کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا کہ انھیں آزاد کر دیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہو سکیں تو انھیں مستقل قیدی بنا لیا جائے، مگر قید خانوں میں ڈالنے کی بجائے خاندانوں میں تقسیم کر دیا جائے جن کی حیثیت غلام اور باندی کی ہو گی۔

ان کی یہ حیثیت کم وبیش آج کے دور کی اس صورت سے ملتی جلتی ہے جس میں کچھ قیدیوں کو ان کی رہائی سے کچھ